یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. No 352.

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عـہ
والیان ریاست سے ... ... مـعـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ
عام خریداروں سے ۱۲/ع
... ... ششماہی عہر
ممالک غیر سے سالانہ ... ۵ شلنگ
... ... ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہے پیش نظر مرے مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + اصل دین کا نقل کیا ہے + پایا ہم و خطا کا [illegible]

جلد ۵ — نمبر ۲۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ اپریل ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتدا

مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۵ صفر ۱۳ مارچ کا خلاصہ یہ تھا کہ جو امام نماز فرض جانکر بہ نیت ادا فرض پڑھے اور ارکان نماز پوری ادا کرے اس کے پیچھے نماز جائز ہے خواہ اس کے اعتقادات کچھ ہی ہوں خواہ اسکی بد اعتقادی کی وجہ سے اسکی اپنی نماز قبول نہ ہو تو بھی اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ اس مضمون پر مفصل بحث کر کے اہل علم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اپنی اپنی راؤں سے (مخالف ہوں یا موافق) خاکسار کو اطلاع دیں۔ اگر ان کے خیال میں کوئی دلیل (آیت یا حدیث) اس کے خلاف ہو جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ جس امام کی اپنی نماز قبول نہیں اس کی اقتدا بھی درست نہیں تو مہربانی کر کے اس سے مطلع فرما دیں۔ چنانچہ گذشتہ پرچہ میں بعض حضرات کی رائیں تائید میں درج ہوئی ہیں آج بعض حضرات کی رائیں تردید میں لکھی جاتی ہیں۔ چونکہ ہماری غرض اس مذاکرہ سے تحقیق حق ہے اسلئے ہر ایک صاحب علم کا حق ہے کہ جو کچھ انکی تحقیق ہو بلا تردد بھیجدیں بجا بر درج کی جائیگی۔ مگر ایک دفعہ مضمون مذکورہ کو بنظر غائر دیکھ ڈالیں جسکا خلاصہ میں پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ ادا ارکان میں تو میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں انکا کوئی تعلق نہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ امام کی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اسکی نماز قبول نہ ہو مگر مقتدی کی قبول ہو جاوے۔ بہر حال اس دعوے کو یاد رکھکر جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مقیم دہلی کی تحریر پڑھئے جو درج ذیل ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:-

محبی فی اللہ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اہلحدیث مطبوعہ ۵ صفر پہونچا اور کارڈ جواب طلب بھی موصول ہوا۔ مضمون امامت و اقتدا دیکھا گیا۔ خاکسار کو اس کے ایک حصہ سے اتفاق ہے اور دوسرے حصہ سے اتفاق نہیں چنانچہ اس کے متعلق جو کچھ ذہن ناقص میں آیا وہ مختصر طور پر عرض کیا جاتا ہے واضح ہو کہ جو شخص اعمال کے اعتبار سے بدعتی یا فاسق ہے اور عقیدہ کے لحاظ سے اسکی وہی حالت ہو جو مسلمانوں کی ہونی چاہئے اور کفر و الحاد کی علامتوں میں سے کوئی علامت اس میں بطور التزام کے نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اگر کوئی اس قسم کی بات پائی جاتی ہو تو بطور لزوم کے یعنی التزام کفر نہیں بلکہ صرف لزوم کفر پایا جاتا ہے تو

گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت ورنہ بقیمت ارسال ہوگا اور ان کے بعد ہر ایک پرچہ ہوگا۔ شکایتی خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریداری کا نمبر ضرور لکھنا چاہئے

ایسے شخص کو ہرچند قصداً امام بنانا جائز نہیں لیکن اگر اس کے پیچھے نماز ادا کیجائے تو وہ صحیح و درست ہوگی۔ اس پر دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا وہ کافی ہے۔ لیکن یہاں پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نماز کی صحت کا دارومدار اس امر پر ہے کہ ارکان مخصوصہ و شرائط مقررہ کے ساتھ ادا کی جائے اور کوئی رکن و شرط فوت نہ کیا جاوے اور عنداللہ مقبول ہونے پر مدار صحت نہیں کیا وجہ ہے کہ عمل فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز صحیح ہو جائے اور بدعقیدہ لتقوم نفسہ کے پیچھے نماز صحیح نہ ہووے بلکہ دونوں حالتوں میں جبکہ ارکان مخصوصہ اور شرائط پائے جائیں نماز صحیح ہونی چاہئیے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری اعتبار سے انکو صحیح و قابل قبول قرار دیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ فی الواقعہ اور عنداللہ لغو و مردود ہوتے ہیں جیسے قضا قاضی کہ اسکا نفاذ ظاہرا ہوتا ہے۔ باطناً نہیں ہو سکتا مثلاً کسی نے جھوٹا دعوے جعلی مقدمہ قاضی کے روبرو پیش کیا قاضی نے روئداد دیکھکر اسکو ڈگری دیدی تو اس صورت میں مدعی کو ظاہری و دنیاوی اعتبار سے حصول و حقوق کا استحقاق ہو سکتا ہے لیکن عنداللہ اور دینی لحاظ سے ہرگز نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ یعنی منافق لوگ تمہارے روبرو جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم انکا اعتبار کرو اور رضامند ہو جاؤ۔ اگر تم رضامند ہو گئے تو اللہ ہرگز رضامند ہونیوالا نہیں یعنی ظاہر میں تمہارا ان کے حق میں فیصلہ کرنا اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتا۔ اور جیسے ریا و سمعہ کی غرض سے نماز وغیرہ ادا کرنا یا سودخواری کی حالت میں زکوٰۃ دینا وغیرہ ظاہری اعتبار سے صحیح ہوگا۔ اور واقع میں لغو و مردود اور بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری و دنیاوی اعتبار سے بھی لغو و بیکار ہوتے ہیں۔ اور واقعہ میں بھی غلط اور بےاعتبار مثلاً کوئی شخص تقرب لغیراللہ کی وجہ سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے اور ذبح کیوقت بحکم شرع کے موافق اللہ کا نام لے تو وہ ذبیحہ کسی طرح پر حلال نہ ہوگا ہرچند کہ یہ مسئلہ متفق علیہ نہیں ہے لیکن قول محقق اور صواب یہی ہے کہ ذبیحہ مذکورہ حرام ناجائز ہے جیسا کہ کتب مشہورہ میں مذکور ہے لوان مسلماً ذبح ذبيحة وقصد به التقرب لغير الله صار مرتدا وذبيحته ذبيحة مرتد حدیث نبوی سے بھی اس قول کی تائید پائی جاتی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید کی تحریرات اس بارہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ عقیدہ اور بنیاد خراب ہوتی ہے تو ظاہری آثار کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے منافقین و کفار کے بارہ میں فرمایا کہ انکے اعمال دنیا و دین کے اعتبار سے لغو و بےاعتبار ہیں چنانچہ سورہ توبہ میں ہے الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ پھر اس کے آخر میں فرمایا ہے أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی ان لوگوں کے اعمال نہ دنیاوی و ظاہری اعتبار سے صحیح ہو سکتے ہیں اور نہ اخروی اعتبار سے اور منافقوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ الی قولہ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ مضمون اسکا یہی ہے منافقوں کا ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت رسالت و نبوت کا اقرار بالکل غلط اور لغو و بےاعتبار ہے اور جس شخص کا عمل نہ ظاہری اعتبار سے صحیح و درست ہے اور نہ واقعی و دینی لحاظ سے تو اس کے پیچھے نماز کسی طرح صحیح نہ ہوگی اور اسکا اقتدا ہرگز جائز نہ ہوگا جیسے مرزا قادیانی خیالی مسیح اور اس کے ہم جنس لوگ کہ وہ سراسر ملحد اور ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم ہیں۔

اور حجاج بن یوسف کے پیچھے بعض صحابہ کا نماز ادا کرنا اسی وجہ سے تھا کہ وہ عمل فاسق و فاجر نظر آتے تھے اور ملحد و ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم معلوم نہ ہوتے تھے۔ واللہ اعلم۔

خاکسار۔ اس ساری تقریر کا اصل مطلب زیر خط عبارت میں ہے کہ جنکی اپنی نماز درست نہیں ان کے پیچھے بھی درست نہیں حالانکہ خاکسار نے کئی ایک مثالیں عرض کر دی تھیں جنکی نمازوں کی عدم قبولیت حدیثوں میں آ چکی ہے۔

میں نے اس مسئلہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مفصل بحث کی تھی۔ ایک حصہ تو صحت کے متعلق تھا جسکو ادا ارکان پر منحصر کیا تھا اس میں تو امام اور مقتدی کا ربط ضبط لکھا تھا۔ دوسرا حصہ قبولیت اور عدم قبولیت سے تعلق رکھتا تھا پس یہی مدار بحث تھا۔ اور اسی پر آیات۔ حدیثیں مطلوب تھیں جو ہنوز بدستور زیر بحث ہے۔ (باقی آئندہ)

انجمن ہدایت اسلام دہلی کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ۲۸۔۲۹ مارچ کو ختم ہوا۔ اس سے بعد تمام لیکچرار آریوں کے مباحثہ کے لئے آگرہ پہونچے۔ مولوی ابوالوفا بھی شریک تھے۔ مفصل آئندہ

منیجر اہلحدیث سے طلب کرو۔

الحکم نمبر ۲ المعروف کانا دجال یعنی کذاب نبی قادیانی کی عیاریوں کو طشت از بام کرنیوالا رسالہ قیمت ۲ر

مرزا صاحب قادیان
اور
آریہ سماج کا ھذیان

وہ قیمتے اور ہونگے جنکو نیند آتی ہے۔
تڑپ جاؤگے کانپ اٹھوگے سنکر داستاں میری

جب سولاہو میں آریوں نے گذشتہ نومبر میں مذہبی کانفرنس کرکے مرزاجی کو بلایا اور اپنے لیکچر میں حضرات انبیاء علیہم السلام پر عموماً اور حضرت مسیح او جناب رسالت مآب فخر عالم انتخاب دو عالم سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی نسبت خصوصاً بزدلانہ حملے کئے ہیں مرزائی اخبارات چیخ رہے ہیں کہ آریوں کا یہ برتاؤ اخلاقی تعلیم سے بالکل برخلاف ہے۔ بلکہ بعض نے تو قادیانی اخباروں نے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں نے صبر و شکیبائی کا ثبوت دیا ہے ورنہ ایسے پر از اشتعال مضامین پر خون کی ندیاں بہ جاتیں ہم نے آجتک اس پہلو پر کچھ نہ لکھا کیونکہ صحیح واقعات ہمارے سامنے پیش نہ ہوئے تھے۔ بلکہ راویان کلام محض اپنی آرا ہمارے سامنے پیش کرتے رہے جنکو ہم حسب قواعد علم روایت کافی نہ جانتے تھے۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ انتظار رفع ہوا۔ آج قادیان کا رسالہ ریویو ہمارے سامنے ہے جسمیں اس واقعہ کو الفاظ ذیل میں لکھا ہے جو ناظرین کی واقفیت کیلئے ہم اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ وہو ہذا:۔

"ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح کی پیدائش پر ایک سخت ناگوار حملہ کیا جسکو خواہ کسی طرز تحکم پیش کیا گیا ہو۔ مگر صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ نعوذ باللہ گویا انکی ولادت ناجائز طور سے ہوئی تھی۔ اس اعتراض کرنے میں اس نے آریہ سماج کے بانی کی اتباع کی ہے اگرچہ وہ الفاظ جو اس نے استعمال کئے تھے لفظ بلفظ ستیارتھ پرکاش سے نقل نہ کئے گئے ہوں مگر تاہم اس کا بیان اس عبارت سے بہت مشابہ تھا اور مضمون دونوں کا واحد تھا۔ ستیارتھ پرکاش میں تیرہویں باب ذیل آیت ۱۸ سے ۲۰ پر سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے یوں حاشیہ چڑھایا ہے (اور وہ یہ الفاظ ہیں جنسے آریہ لیکچرار ناواقف نہیں ہو سکتا کیونکہ خود اس نے اس کتاب ستیارتھ پرکاش کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے) "کوئی تعلیم یافتہ آدمی کبھی بھی ایسی باتوں پر یقین نہیں کر سکتا جو کہ شہادت کی تمام اقسام اور قوانین قدرت کے برخلاف ہوں۔ صرف وحشیانہ حالت کے لوگ ایسی باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جو خدا کے قوانین کو توڑ سکے...... اگر یسوع کی پیدائش کی کہانی سچی تصور سمجھا دو تو ہر ایک غیر منکوحہ لڑکی جو حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے وہ یہ بھی جھوٹ بول سکتی ہے کہ خداوند کے فرشتے نے اس کو خواب میں بتلایا ہے کہ جو اس کے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے...... صرف ایسے لوگ جو عقل نہیں رکھتے اور صرف روپیہ رکھتے ہیں ان باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں اور آسانی سے توہم پرست بن سکتے ہیں۔ یہ اس طرح سے وقوع میں آیا ہوگا کہ (نعوذ باللہ) مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی اور اس طرح سے حاملہ ہوئی ہوگی"

اب جائے غور ہے کہ ایک صدیقہ کو آریہ سماج نے کیسی تہمت لگائی ہے۔ حالانکہ قریباً نصف دنیا اسکو صدیقہ اور راستباز یقین کرتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اور دل نے بھی اس بات سے انکار کیا ہے کہ مریم روح القدس سے حاملہ ہوئی لیکن آریہ سماج کے حامی طرز بیان ایسا ناپاک اختیار کرتے ہیں جس سے ناحق کا دکھ دینا مقصود ہوتا ہے۔ اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو وہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا کہ بغیر کسی فرد بشر کا دل دکھانے کے عیسائیت اور اسلام کے کسی خاص عقیدہ پر بڑے زور سے حملہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ کہنا کہ مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی" یا یہ کہ "کوئی غیر منکوحہ لڑکی جو اتفاق سے حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے" گویا مریم پر بالفاظ دیگر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دہریہ لوگ ایسے الفاظ حضرت مریم اور عیسٰے علیہما السلام کے متعلق استعمال کرتے ہیں لیکن کیا یہ دلیرہ اختیار کرنا ایک مذہبی پیشوا کو مناسب ہے؟" (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ شنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳)"

آریہ کانفرنس کی رپورٹ چھپ گئی ہے مگر اس مضمون پیش کردہ ریویو کا اس میں پتہ نہیں ملتا۔ ہاں اس میں تو اتنا لکھا ہے کہ:۔

"مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا اور اس حمل کا نتیجہ یسوع مسیح کا پیدا ہونا۔ اب یہ ایسی بات ہے کہ جس کو کوئی بھی عالم موجودہ معلوم شدہ قوانین قدرت کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا اور جبتک کوئی عیسائی عالم ایسا کوئی قانون قدرت دریافت نہ کرے کہ جس کے مطابق مسیح کی پیدائش ثابت ہو جاوے تب تک عیسائی لوگ ہم کو ایسی باتوں کے ماننے سے معذور سمجھیں گے (رسالہ الہام یعنی مجموعہ مضامین کانفرنس آریہ سماج صفحہ ۱۱)

مرزائی اخبار چیختے ہیں کہ آریوں نے جو مضمون سنایا ہے خوف کے مارے وہ درج نہ کرینگے بلکہ اصلی بدل ڈالیں گے۔ بہت خوب۔ پس مضمون جو تھا ہم مرزائیوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی آریوں نے اپنے مضمون میں تحریف کی ہے تاہم مرزا صاحب ہی اس الزام کے ملزم ہیں جسکی تفصیل بتلانا ہمارا کام ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں سنکر بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں بھی رنج ہے اور ہر ایک مسلمان کو رنج ہونا چاہئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج نے جس قسم کی گالیاں اور ہتک آمیز باتیں استعارہ کے طور پر نقل کرکے اور لپیٹ کر حضرت مسیح کو دی ہیں جناب مرزا صاحب نے اُن سے بڑھکر دی ہوئی ہیں جنکا ثبوت درج ذیل ہے۔

جناب مرزا صاحب (خود بدولت) رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں۔ ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً غور سے سنیں!۔

"یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئینگے قحط پڑینگے لڑائیاں ہونگی۔ پس اُن دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اسکی خدائی پر دلیل ٹھیرائیں۔ اور ایک مُردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں آتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں انکو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائیگا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرامکار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفہ خواں کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آگیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں۔ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا یہی آپ کا طریق تھا۔ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپکی قوت شہادت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپکو اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہیں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے رد کر دیا تھا اس جگہ بھی وہی کارروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہئے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے۔ شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کی بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپکو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنے ادنے بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپکی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپنے بیان فرمایا ہے اُن کتابوں میں اُنکا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں۔ اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اسلئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپکی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے مونہہ پر طمانچہ مار رہی ہیں آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپنے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپکو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اُس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اُس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی و عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی طیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور انکو

اہلحدیث کا مذہب - موجودہ مسلمانوں کے معتقدات کا مثل بیان - نمبر ۴

یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے ہیں کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شائد خدا تعالے شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہی ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اسدن سے کہ آپنے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھیرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور انکو کچھ اثر نہیں ہوگا بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ بالکل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کیا ہی موٹا ہو یقین سوق اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک باسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ [illegible] ممکن ہے کہ آپنے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپکا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپکے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شائد یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اسکے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے پیشگوئی بھی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہونگے کہ میں پھر واپس آجاؤں گا۔ حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انکی ۱۹ نسلیں انکے بعد بھی انیس صدیوں میں مر چکیں مگر آپ ابتک تشریف نہ لائے خود تو وفات پا گئے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کلنک ابتک پادریوں کی پیشانی پر لگا ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ و ۶ و ۷ و ۸)

مرزائیو! غور سے دیکھو کوئی شریفانہ یا غیر شریفانہ گالی ہے جو تمہارے پیر مغان نے حضرت یسوع کی شان والا شان میں اٹھا رکھی ہو۔ پھر تم کس منہ سے کہتے ہو۔ کہ آریوں نے مسلمانوں کے دل دکھائے اور کس منہ سے گورنمنٹ کو آریوں کے برخلاف اکساتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی ؎

ذرہ انصاف تو کیجے بھلا کس نے شر بیچے

ہاں اگر تم یہ کہو کہ مرزا صاحب نے جو برا بھلا کہا ہے تو اسکی وجہ مرزا صاحب نے خود ہی ہمیں بتلا دی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

[illegible] نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئینگے پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ (ایضاً صفحہ ۹)

جواب یہ بھی مرزا صاحب کی ایک الہ فریبی ہے جس سے انکی غرض تمہاری آنکھوں میں مٹی نہیں بلکہ کنکر ڈالکر تمہاری جیبیں کترنے کی ہے۔ آؤ ہم تمہاری آنکھوں سے کنکر نکالیں ذرہ **تحفہ قیصری** نکالکر پڑھیے جسمیں اول صفحہ ہی پر لکھا ہے کہ:۔

یہ عریضہ مبارکباد اس شخص کیطرف سے ہے جو **یسوع مسیح** کے نام پر آیا ہے (صفحہ ۱) × × اس (خدا) نے مجھے **یسوع مسیح** کے رنگ میں پیدا کیا (صفحہ ۱۲) × × اس (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت **یسوع مسیح** خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے × × × میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر **یسوع مسیح** کی روح سکونت رکھتی ہے (صفحہ ۱۶) × × خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام **یسوع** ہے (صفحہ ۱۶)

اسجگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اسلئے جرأت کی ہے کہ حضرت **یسوع مسیح** کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے

...کتابیں
...کا اردو ترجمہ
...ین شیخ عبد الوہاب
...علیہ کی تصنیف ہے۔ فی
...ل اور ہادی صادق کا
...زکیہ نفس اور صفائی قلب
...کتاب تصوف کی جان
...کا اردو ترجمہ
...علامہ جلال الدین
...قیمت
...اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں × × × ان تمام امور نے مجھ تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر با دب التماس کروں × × × کیا خوب ہو کہ جناب ملکہ کو اس چھپی ہوئی توہین پر نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کیجاتی ہے (صفحہ۱) × × × آخر جو صرف تہا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تہا وہ خالص گیا (صفحہ۲)

[illegible] یسوع مسیح کی نسبت عزازی الفاظ درج ہیں [illegible] انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے اور یہ تحریر مئی ۱۸۹۷ء کی جائے غور ہے کہ جس شخص کی نسبت جنوری میں ایسے فحش الفاظ لکھے گئے تو اُس کی نسبت چار ماہ بعد اسقدر تعظیمی الفاظ بھرے گئے اور یہ خیال بھی ذات شریف کو نہ آیا کہ ابھی چار [illegible] یسوع کو خدا کا ذاتی محبوب مقبول اور رسول ظاہر کرتا ہوں کیا دانا مجھ پر نہیں ہنسیں گے کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیگر + جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر ہاتھ ماراﷺ

اس سے بڑھکر افسوس اڈیٹر ریویو پر ہے کہ وہ بھی باوجود دعوے جنیں وچناں کے آنکھیں بند کر کے اپنے پیر مغاں کی طرح بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ سوامی دیانند کی عبارت میں خود ہی یسوع کا لفظ نقل کرتا ہے۔ پھر خود ہی اسکو مسیح کے ہم معنے سمجھ کر یوں لکھتا ہے کہ :-

"اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو یہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا"

دیکھئے: بقول "جادو وہ جو سر پے بولے" خود ہی مان گئے کہ یسوع اور مسیح ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ مرزائیو! دیکھا نہ ؎

مگر یہی وہ شرطے کہ تیکھم ہم نہیں قائل + جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکے تو وہ لہو کیا ہے

مختصر یہ ہے کہ آریوں کی بدزبانی پر ہر ایک مسلمان کو رنج ہے مگر اس رنج میں ہم واقعات کو نہیں چھپا سکتے۔ واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس الزام کے زیادہ ملزم ہیں جنہوں نے باوجود تسلیم رسالت مسیحائی اور نبوت عیسائی کے حضرت ممدوح کی شان میں گستاخیاں کی ہیں [illegible]

[illegible] + صاحب تو تم [illegible] تو کیا کرتے

قادیاں میں صاحب فنانشل کمشنر

صاحب فنانشل کمشنر بغرض دورہ ۲۱ مارچ کو قادیاں میں پہونچے مرزا صاحب نے انکی خاطر تواضع کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ اپنے مریدوں میں برگزیدہ اصحاب کو دور دور سے جمع کیا اور بتکلف دعوت دی خود ملنے گئے۔ ملاقات کے وقت مرزا صاحب نے گورنمنٹ کے حق میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت کی۔ یہی ایک نسخہ قادیانی دجال کے پاس ہے جب کسی پولیٹکل تقریر میں حکام کو دہوکہ دیتے ہیں تو بس یہی ایک تکا چلا دیتے ہیں کہ میں جہاد کا مخالف ہوں۔ او ظالم! جہاد کو مع شرائط کس نے منع کیا اور کون دجال ہے جو اُس کو منسوخ کرے او ظالم تم ہمیشہ کہتے ہو کہ میں نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے میرے آنے کے بعد اشاعت اسلام کے لئے جہاد جائز نہیں۔ ظالم! تم کفار کو موقع دیتے ہو کہ وہ اعتراض کریں کہ تم سے پہلے اس قسم کا جہاد [illegible]

ہیں۔ تمہارا الہام تہا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈہونڈینگے کیا یہی برکت ہے کہ بادشاہ کے ایک ادنی ملازم فنانشل کمشنر کی خوش آمد کرتے ہوئے تم خود اُس کے ڈیرہ پر ملنے گئے اور نہایت بجاجت سے قدمبوسی کی۔ ہمارے خیال میں صاحب فنانشل کمشنر کو تمہاری دعوت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے مگر صرف لفظی شکریہ نہیں بلکہ عملی شکریہ جسکی صورت ہم بتلاتے ہیں کہ صاحب موصوف گورنمنٹ میں تمہارے لئے خطاب ملنے کی سفارش کریں کیونکہ تم کو سالہا سال سے خطاب کے لئے الہامات ہو چکے ہیں جو ہنوز معرض التوا ہی میں ہیں اور خطاب کی تعیین ہم سے کرائیں تو ہم ایسا خطاب بتلا دیں کہ جسپر آپ کے کسی حاسد کو حسد بھی نہ ہو۔ اور کوئی اُس میں شریک بھی نہ ہو سکے۔ یعنی "خناس" ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

آریہ گزٹ لاہور

لکھتا ہے کہ :-

"کلکتہ کے کاربنیٹ ہال میں لڑکیوں کو انعام تقسیم کرنے کے لئے حال ہی میں ایک جلسہ ہوا ہے اس کی تقریب پر ایک بڑی بھاری سوشل اصلاح کے نمودار ہونے [illegible] تھی حالانکہ بنگال تعلیمی اور دماغی لحاظ سے ہندوستان کے سارے صوبجات میں

آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور گنا پیلنے کے بیلنے - مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

ایک سرکردہ صوبہ متصور ہوتا ہے اس مبارک تقریب میں بردوان کے راجہ دھیراج بجے چند مہاتاپ بہادر مہارانی ادھیرانی رونق افروز تھی۔ علاوہ ازیں دو سو کے لگ بھگ معزز صاحبان مع دو سو لیڈیز اور ڈیڑھ سو طالب علمان [illegible]

آنریبل جگندرو ناتھ گھوش۔ مسٹرا ور مسز [illegible] اور مسز چوہدری جیسے شرفا آئے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں شہر کے امراء اور رؤسا اور شریف خواتین موجود تھیں سب سے اچنبھے کی بات یہ ہے کہ اس جلسہ تقسیم انعامات کی وجہ سے بنگال میں جو قدیم سے پردہ کی بری رسم چلی آتی تھی دور ہو گئی۔

پردہ نشین مہارانی ادھیرانی نے پہلے اپنی مبارک شال کی یعنی آپکا گھونگٹ یا دوپٹہ ۲ پلہ ۲ سینہ کے سر تک تاج تک [illegible] تھا۔ اس پر سب کی سب بنگال کی برہمو اور ہندو استریوں نے اپنا اپنا گھونگٹ اُٹھا دیا اور مہارانی ادھیرانی کی تقلید کی۔ حالانکہ اس وقت تک وہ برابر پردہ کی بُری رسم کو رواج دیتی آئی تھیں چونکہ یہ سب سے پہلا موقعہ تھا اس لئے کھلم کھلا منہ سے پردہ اٹھانے میں ذرا وہ جھجکتی تھیں۔ مسز ڈی۔ این رائے نے جو اپنی خوبصورتی میں ایک مشہور لیڈی ہیں اپنی کنپٹی تک آنچل رکھ چھوڑا۔ مسز چوہدری جنہوں نے ریاضی میں ایم اے کا امتحان پاس کیا ہوا ہے اور ایم اے بھی ہیں اپنے ابرو تک کپڑا رکھا اور باقی استریوں نے بھی تھوڑا بہت پردہ اُٹھا دیا۔ مہارانی ادھیرانی نے بوجہ لجا اور شرم کے کچھ تقریر تو نہ کی مگر مہاراجہ ادھیراج نے ان کی طرف سے کھڑے ہو کر چند الفاظ کہے اور آپ نے سب استریوں کی اس اخلاقی دلیری پر تعریف کی۔

فی الحقیقت ہماری استریوں کی عموماً یہی حالت ہے اور اسکا بڑا بھاری اثر یہ ہے کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے۔ جوں جوں تعلیم میں ترقی کرتی جائیگی اپنے اپنے منصبی فرائض کو محسوس کرتی ہوئی دکھلاوے کی بُری رسوم کو ترک کرتی جائینگی۔"

(از پیسہ گزٹ لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

جواب۔ آہ! زمانہ کا کیسا انقلاب ہے کہ آج پردہ کی مخالفت میں وہ لوگ بھی سر اُٹھاتے ہیں جنکے گرو مہارشی نے لکھا ہے کہ لڑکے لڑکیاں نابالغ ہی الگ رہیں اور لڑکیوں کے مدرسے میں پانچ سالہ لڑکا بھی نہ جانے پاوے (ستیارتھ صفحہ ۴۲) یہ بھی لکھا ہے کہ عورتوں اور مردوں کے اجتماع سے زناکاری پھیلتی ہے (ستیارتھ صفحہ ۴۹) یہ بھی لکھا ہے کہ مرد عورت [illegible]

ہیں اور منوجی کے قول سے تائید لائے ہیں کہ آنکھوں کو خوب قابو رکھنا چاہئے۔ کیونکہ آنکھیں ماں اور ساس اور لڑکی سے بھی نہیں رکتیں۔ (ایڈیشن ہنجری صفحہ ۱)

صوفی جماعت علی شاہ کی بابت چند سوال

بخدمت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم چند سطور داخل اخبار کر کے ممنون و مشکور کریں۔ آپکا اخبار مورخہ ۲ صفر دیکھا گیا جسمیں جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے متعلق چند سوال تھے جنکو ذیل میں عمدہ اور مفید مختصر جواب مرقوم تھے۔ فی الواقع جماعت علی شاہ سے عام طور پر بدظنی ہو گئی ہے کیا سنی کیا اہلحدیث کیا مرزائی سب مخالف ہیں مگر بعض جاہل انکے متبع ہیں۔ عام طور پر بدظنی کا ظاہری سبب یہ ہے کہ جماعت علی شاہ گوشہ والے نوجوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں اور بے پردگی سے تعلیم دیتے ہیں اور دو مسجدوں کے درمیان انکی اقامت ہے اذان علانیہ سنتے ہیں علانیہ مسجدیں آکر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے جو مرید اذان سنکے مسجد کو جانے کا قصد کرتا ہے اسکو صاف روک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیر کی دیدار اور صحبت نماز اور جماعت سے بڑھکر ہے۔ جب اسکا وعظ بیپاری کی مسجد میں ہوا اُس نے علانیہ کہا کہ جو مرید نہیں مسلمان نہیں اور میرے جتنے مرید ہیں وہ صحابہ کرام کا رتبہ رکھتے ہیں اور میرے مریدوں میں منشی غلام احمد اڈیٹر اخبار اہل فقہ ہے جو بڑے صحابی کا رتبہ رکھتا ہے یہ خرافات سنتے ہی لوگ پراگندہ ہو گئے اور انکا وعظ اس مسجد میں موقوف ہو گیا۔

شاہ صاحب کا رسالہ **فیضان علی پور** جو مطبوعہ امرتسر ہے اُس کے ۶ ویں صفحہ میں شجرہ عربی نمبر ۲ کا مندرج ہے اسی میں لکھا ہے اللّٰھم صل وسلم علی محمد و سیدنا و ھادینا و مرشدنا و مخدومنا حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب درود میں اپنا نام داخل کیا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ سیدنا و دیگر القاب نہیں کہا تک بے ادبی و بے علمی و تفوق ہے اور اس شجرہ میں صحابہ کرام و دیگر بزرگوں کے نام پر فقط صاحب لکھا ہے۔ جیسا ابو بکر صاحب و سلمان صاحب و قاسم و جعفر الصادق صاحب علیٰ ہذا القیاس جیسا کہ پادریان محمد صاحب لکھتے ہیں۔ سوال مسودہ جب جماعت علی شاہ کا وعظ ہوا تھا۔ آپ کا نام [illegible] سے تعبیر کیا نعوذ باللہ منہ شخص بڑا جاہل اور منہ دراز ہے یہ دیکھ کر الآن

ahmadimuslim.de

والوں سنئے تین روز سے مولانا مولوی سید عبدالرب صاحب القادری البخاری اور مولانا مولوی اکبر شریف کا اسکی تردید میں وعظ کرا رہے ہیں بڑا مجمع عظیم ہو رہا ہے جماعت علی کی خوب تردید ہو رہی ہے غرض کہ آپ مندرجۃ الذیل سوالات کے جوابات بذریعہ اخبار دیکر ہم کو ممنون و مشکور فرمائینگے۔

(۱) جماعت علی شاہ جو جوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں شرعاً و طریقۃً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جماعت علی شاہ جو علانیہ جماعت پنجگانہ نماز کا تارک ہو اسکا کیا حکم ہے اور جماعت واجب شرعی ہے یا نہیں؟

(۳) جماعت علی شاہ بوقت حضوری آپکے مرید کو جو نماز شرعی سے روکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) جماعت علی شاہ اپنے مریدوں کو اصحاب کرام کے برابر جو کہتا ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۵) اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو جو بڑے صحابی کی نسبت کہتا ہے کیا حکم؟

(۶) درود میں آنحضرت کے نام کے ساتھ بغیر ذکر آل و اصحاب اپنا نام مندرج کرنا طریق فقہا کے خلاف ہو یا نہیں؟

(۷) اصحاب کرام جو جانشین آنحضرت ہیں انکو صاحب سے یاد کرنا جیسا کہ عام لوگ کو کرتے ہیں طریق ادب سے خارج ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا

محررہ سائل سید ولی محمد مقیم لال مسجد معسکر بنگلور

جواب — ان واقعات کی ہم تصدیق تو نہیں کرسکتے واللہ اعلم کہاں تک سچ ہیں۔ لیکن بطور تسلیم جواب دیتے ہیں۔

(۱) بے پردگی میں عورتوں سے بیعت لینا جائز نہیں۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملایا۔

(۲) تارک جماعت کوئی بھی ہو سخت گنہگار ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنا امام احمد وغیرہ کے نزدیک فرض ہے حنفیوں کے نزدیک سنت مؤکدہ قریب بواجب کے ہے۔ حدیث شریف میں حضور علیہ السلام کا فرمان ہے۔ اگر نابالغ بچوں کا خیال نہ ہو تو جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے مکانوں کو آگ لگا دوں تاکہ وہ بھی ساتھ ہی جل جائیں۔

(۳) نماز سے روکنے والا سخت مجرم ہے بلکہ خوف کفر ہے اَرَءَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ۔

(۴) مرزا قادیانی اپنے مریدوں کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کہتا ہے (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) جو شخص اپنے مریدوں کو صحابہ کرام کے برابر کہے وہ گویا مدعی نبوت ہے حدیث شریف میں ہے خیر القرون قرنی۔

(۵) اگر یہ بیان صحیح ہے تو اس لئے کہا ہوگا کہ اڈیٹر مذکور شاہ صاحب کی ہوا باندھنے میں بہت کچھ کام دیتا ہے کیوں نہ ہو ؎ پیراں نمی پرند مریداں ہمی پرانند۔

(۶) بیشک خلاف طریقہ سب فقہا اور علماء کے ہے البتہ سنت مرزائیہ کے موافق ہے۔

(۷) کسی شخص کی نسبت "صاحب" کا لفظ بولنا زبان کے قواعد پر مبنی ہے جس شخص کے نام پر "صاحب" لگانا اردو قاعدے کے مطابق ٹھیک ہو وہاں تو جائز ہے مثلاً پیر صاحب۔ امیر صاحب۔ مولوی صاحب وغیرہ اور جس کے نام کے ساتھ جائز نہ ہو وہاں ناجائز ہے مثلاً سلطان المعظم صاحب یا حضرت ابوبکر صاحب وغیرہ غرض صاحب کے لفظ لگانے میں محاورہ زبان اور نیت پر مدار ہے۔

(ف) اگر صوفی صاحب نے عربی شجرہ میں ان اسماء کے ساتھ "صاحب" کا لفظ لکھا ہے تو آپکی ولویت اور علمیت کا راز کھل گیا۔ کیونکہ عربی میں "صاحب" کا لفظ ان معنے کے لئے نہیں ہے جن معنے کے لئے اردو اور فارسی میں آتا ہے پس ہم نے جو صوفی صاحب کی محدثیت اور علمیت جانچنے کے لئے طریقہ لکھا تھا کہ ہماری پیش کردہ عبارت مقدار ایک صفحہ پڑھ دیں اب اسکی حاجت نہ رہی ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور

کتاب تقویۃ الایمان

آہا خوب یاد آیا اہلحدیث نمبر ۱۴ میں جہاں ہم نے سید احمد خان اور ڈپٹی نذیر احمد صاحب کو بطور شہادت کے پیش کیا ہے وہاں پر مکرمی مولانا الفاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام مدفیوضہم و برکاتہم اڈیٹر اخبار ہذا نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے۔

"مولانا رشید احمد مرحوم کا پیش گو ہوں میں پیش کرتے تو سبحان اللہ ہم کو ڈگری مل جاتی۔ آئندہ سہی"

بنا بریں اب ہم اس کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ اہل بصیرت خوب واقف ہیں کہ زیادہ معتبر اور نہایت قوی شہادت اس شخص کی ہوتی ہے جو یا تو فریقین کا مخالف و معاند ہے

یا موافق و معتقد۔ پس ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا دونو گواہ بوجہ نیچریت[1] کے فریقین (اہل حق و اہل بدعت) کے مخالف ہیں کسی فریق کے معتقد و مقتدی نہیں۔ اس خیال سے ان دونوں کو گواہی میں پیش کیا تھا۔ اگر کوئی شخص محض اسوجہ سے کہ انکی شہادت اہل حق کے نفع میں ہوئی اہل حق کا مقتدی یا پیشوا خیال کر بیٹھے تو یہ انکی خوش فہمی ہے کیا عجب کہ فقیہ صاحب ایسا ہی خیال کریں مگر حضرت مولانا صاحب گنگوہی علیہ الرحمہ تو فریقین کے مقتدی و پیشوا ہیں اور نہ مخالف و معاند یہی وجہ ہے کہ ہم نے جناب کی شہادت کو وہاں پر نظر انداز کر دیا تھا کہ حضرت مولانا کی شہادت سے اہل بدعت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔ اب ہم یہاں پر صرف اہل فقہ کی خاطر (حسب منشأ نوٹ مندرجہ بالا)

[redacted]

سب محدث گنگوہی مرحوم و مغفور علیہ الرحمۃ والغفران کا فتویٰ متعلق مولانا شہید اور تقویۃ الایمان درج ذیل ہے:۔

فتویٰ

مولوی محمد اسماعیل صاحب عالم صالح متقی بدعت کے قلع و قمع کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے و سنت کے جاری کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے اور خلق کو ہدایت کرنیوالے تھے تمام عمر اسی حال میں رہے اور آخر جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جسکا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی و شہید و جنتی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ نہیں اولیا اللہ کے مگر متقی۔ سو موافق اس آیت کریمہ کے مولوی صاحب ممدوح ولی ہوتے ہیں اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ کے وہ شہید جنتی ٹھیرے پس جو کوئی ایسا ہو کہ ساری عمر تقویٰ کے ساتھ رہے اور فی سبیل اللہ شہید ہو دے وہ قطعی اہل جنت ہے اور ولی و شہید ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مومن کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حق تعالے فرماتا ہے من عادیٰ لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب ترجمہ جس نے عداوت کی میرے ولی کی تو میں اطلاع کرتا ہوں اسکو اپنی لڑائی کرنے کی۔ پس دیکھو حق تعالے سے لڑائی کرنیوالا کون ہوتا ہے۔ بہرحال ایسے عالم مقبول کو مردود کہنا سب اللہ کے نزدیک قریب کفر کے ہے اور حق یہ ہے کہ مولوی صاحب سے اہل بدعت کو اسواسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو اکھاڑا اور بدعتیوں کے بازار کو بے رونق کر دیا اس لئے سب و شتم کرتے ہیں جیسا روافض شیخین اور اہل سنت میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب اور اہل تصنیف رد روافض کو لعن کرتے ہیں سو مولوی محمد اسماعیل صاحب کو لعن کرنے والے ملعون ہیں کیونکہ حدیث میں ہے جو کوئی کسی کو لعن کرتا ہے اگر وہ محل لعن نہیں تو کرنیوالے پر لعنت الٹی آتی ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مہبط رحمت الٰہی ہیں تو بالضرور لعنت کرنیوالے انکے ملعون ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

[redacted] کتاب کی تعریف کو دیکھو تو انکا قصور فہم ہے کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ ✦ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

بڑے بڑے عالم اہل حق اسکو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اسکو برا کہا تو وہ خود ضال مضل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاوی میلاد وغیرہ صفحہ ۲۱)

اور سنئے حضرت مولانا صاحب مرحوم اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ:۔

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اسکا مؤلف ایک مقبول بندہ تھا اور مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی ولی کامل محدث و فقیہ منجملہ مقبولین حق تعالیٰ کے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بد جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے" (فتاوی رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۲۳)

یہ ہے حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کی شہادت۔ دیکھنا یہ ہے کہ اب ہمارے معزز دوست فقیہ صاحب اپنے ان الفاظ کا جو مولانا ممدوح کی شان میں کسی سابقہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کس قدر پاس و لحاظ کرتے ہیں۔ (کیا خوب) ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ✦ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

حضرات ناظرین! معاف فرمائیے۔ آپ کا وقت تو بہت صرف ہوا اور مضمون بھی بہت طویل ہو گیا لیکن ذرا ٹھیر کر یہ چلتے ایک شہادت اور سن لیجئے۔ پھر آپ کا اختیار

[1] دونوں کو نیچری کیوں کہتے ہو مولوی نذیر احمد صاحب تو حنفی ہیں نیچری نہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ہے جنکو چاہیں ڈگری دیں - یہ گواہ جناب عمدۃ الواعظین مولانا مولوی عبدالرب صاحب دہلوی ہیں - آپ فرماتے ہیں کہ :-

"مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو بیٹے والد ماجد مولوی عبدالخالق صاحب مرحوم نے علما سے جو سنا گیا وہ ایسا ہیں ہے کہ صفحہ قرطاس انکی تحریر کو وفا کرے - حضرات کو ان کے اشتیاق ہیں یہ تحقہ شنا سے

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب جنکے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

اور ان کے وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت اور ظاہر ہوتے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پھر ایسے شخص کو بُرا کہنے وہ کمال خسران وضلال میں ہے" (تحفۃ الوکلا) صفحہ ۲۰۱

اگر فقیہ صاحب یا فقیہ صاحب کے کسی ہم آواز کا یہ خیال ہو کہ یہ فتویٰ مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی کا نہیں ہے بلکہ جعلی ہے تو وہ براہ مہربانی ذرا کتاب جامع حدیث المعروف بگلزار آسیہ مولفہ مولوی عبدالرب صاحب کے صلا دہ دیکھنے کی تکلیف گوارا کریں جہاں کئی ایک مرتبہ مولوی اسمٰعیل شہید کے کہا ہے انکی تعریف کی ہے - اگر کسی صاحب کو مولوی عبدالرب صاحب کی حنفیت میں تردد ہو تو انشاء اللہ وہ بھی اسی کتاب گلزار آسیہ سے رفع ہو جائیگا - الختصر ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مری حق میں + زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اچھا تو اے ناظرین ہم تو اب خاموش ہو کر فقیہ صاحب کی صلواتوں کا انتظار کرتے ہیں - آپ اپنی طبیعت کے مختار ہیں جو جی چاہے فیصلہ کیجئے اگر دل چاہے تو ہمکو بھی اپنے فیصلہ سے اطلاع دیجئے - فقط

خاکسار احمد اللہ حنفی صدر بازار ہردوئی

نائب اڈیٹر:- جس دن سے اہل فقہ میں مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ بہتان شائع ہوا تو اس کو آج پانچ ماہ ہو چکے ہیں مگر ان پانچ ماہ کے عرصہ میں جو درگت اس بہتان باندھنے والے کی ہو گئی ہے وہ خوب نتیجے سے دی جاتا ہے - اس سے زیادہ ذلت انکی کیا ہو گی کہ وہ اس فیصلہ کیلئے اپنی ہی مذہب کے علما مولوی حاجی احمد علی صاحب حنفی اور مولوی شاہ سلیمان صاحب حنفی پھلواروی کو منصف ماننے کی جرأت نہ کر سکا - پے در پے انعام حاصل نہ کر سکا - آپ جیسے حنفی نامہ نگار آجتک اسکی خبرگیری کر رہے ہیں - اور وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتا - آجتک تو یہ

لوگ موحدین کی نسبت اولیاء اللہ کی بے ادبی کی بدظنی پھیلا رہے تھے - مگر خدا نے انہیں کی نیتوں اور دلی جذبات کا اظہار کھلم کھلا کر دیا - اولیاء اللہ اور شہیدوں کو بہتان لگانا اور بدنام کرنا کوئی معمولی بات نہیں جو شخص مقربان خدا کو برا کہیگا وہ خدا کا پہلا دشمن ہے - حدیث شریف کے الفاظ من عادٰی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب بالکل سچ اور ایک صادق مصدوق افضل الرسل کی پاک زبان سے نکلے ہوئے ہیں جنکے سچے ہونے کی شہادت خدا تبارک وتعالیٰ نے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى کے پاک کلمات سے کر دی ہوئی ہے - اب اس بدگوئی کا اثر دنیا ہی میں اہل فقہ پر پڑنا شروع ہو گیا ہے - کیونکہ اخبار مذکور کی وہ پہلی سی آب وتاب جاتی رہی ہے کہائی چھپائی کی نحوست اخبار پر نظر پڑتے ہی سامنے آ جاتی ہے - مضامین تو ردی ہوتے ہیں اور ابھی اس کی حالت آگے آگے دیکھئے کیا ہو گی یہ خدا کے نیک بندوں کی بدگوئی کا نتیجہ ہے ؎

اے شوخ بوالہوس تری آنکھیں + کیا دیکھے دکھائیگا مزا آنکھیں

مسلمان

خبردار ہو جاویں کہ حفاظت اسلام کو خدا نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے - نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ والا وعدہ اپنی سچائی کا تیرہ سو سال سے برابر ثبوت دے رہا ہے - اور یہی دلیل اسلام کے سچا مذہب اور خدائی دین ہونے کے لئے کافی ہے - اسلام کا دعوٰی ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ - بہت سے مخالفین اس کے مٹانے کے درپے ہوتے رہے ہیں مگر بقول ؎

چراغے را کہ ایزد برفروزد + ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

منہ کی کھاتے رہے ہیں اور خدا اپنے دین کی حفاظت کا سلسلہ بدستور قائم رکھتا ہے - زمانہ حال میں آریہ - عیسائی اور ہندو اقوام نے کئی ایک کتابیں لکھی ہیں اس پیارے اسلام کی تردید میں لکھیں جس نے عرب کی مقدس سرزمین میں نشو ونما پائی - حامیان اسلام کی طرف سے انکو ترکی بہ ترکی ایسے دندان شکن جواب دئے گئے کہ باید وشاید - اب معاندین کی طرف سے اسلام پاک کی مخالفت میں کئی ایک ماہوار رسالے اور اخبار جاری ہیں جن میں وہ اپنے دلی جذبات کا کھلے بندوں اظہار کرتے ہیں - اور اسلامی تعلیم کی سچی ہدایت کو زور آور حملوں سے روکنا چاہتے ہیں - اسلئے ضروری ہوا کہ اہل اسلام کی طرف سے بھی ایک رسالہ ماہوار جاری کیا جائے جو ایسے زہریلے رسالوں کے برے اثر کو بخوبی روک سکے - سو وہ رسالہ آجکل میں جاری ہوا چاہتا

انتخاب الاخبار

سول اینڈ ملٹری نیوز میں یہ خبر پڑھکر سخت افسوس ہوا کہ حکیم دوست محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ کا بعارضہ بخار انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے الکیمیا کے شائع کرنے اور طب یونانی کی طرف خاص رغبت و قابلیت ہونے کے سبب سے بہت ناموری اور شہرت حاصل کرلی تہی۔ مخلوق خدا کو اون کے مطلب اور اون کی مجرب ادویات سے بہت نفع پہونچتا تہا۔ مرحوم نہایت خلیق اور پابند وضع شخص تھے۔ اللہ تعالی اون کی مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ مرحوم کا انتقال بعارضہ بخار سنکر بے ساختہ ابو العتاہیہ کا یہ شعر زبان پر جاری ہوا کہ ؎

ما للطبیب یموت بالداء الذی + قد کان یبرئ منه فیما قد مضی

اللهم اغفرله وارحمه - (نائب اڈیٹر)

ہزہائینس نظام دکن نے تین لاکہہ روپیہ بطور چندہ حجاز ریلوے میں عطا کئے۔

ضلع باریسال کے باشندوں نے کہانڈ کا استعمال قطعی بند کردیا۔ اس لئے کہ سوادیشی کہانڈ کی شناخت ناممکن ہے۔ اب سب لوگ صرف گڑ اور شیرا استعمال کرتے ہیں۔

اب تک روسی ایلچی جاپان میں رہتا تہا۔ اب چونکہ جاپان اول درجہ کی طاقت ہوگئی ہے اس لئے ایلچی کے عہدہ کو بڑہاکر اب سفارت کردینا ضروری خیال کیا گیا۔ چنانچہ روس کی پارلیمنٹ (ڈوما) میں روسی سفیر کے جاپان میں تقرری کی نسبت ایک قانون بنایا گیا۔

وزیر اعظم انگلستان سر ہنری کیمبل بنرمین عارضہ استسقا سے سخت علیل ہیں جانبری کی امید کم ہے۔

مسیو مسہاپاشا متوفی کی جگہ سلطان المعظم نے رفعت بے کو ترکی سفیر متعینہ لنڈن مقرر فرمایا۔

ایک جرمن مسمی جان سپی شنر نے ایک قسم کے پر ایجاد کئے ہیں جو چمگادڑ کے پروں کے مشابہ ہیں اور جن کے ذریعہ سے آدمی پرندوں کی طرح ہوا میں بآسانی اڑ سکتا ہے۔

پورٹ آرتہر کے سپرد کنندہ جنرل اسٹوسل کو قلعہ پیٹر اینڈ پال میں مقید کیا گیا۔

پیرس کے ایک مشہور اخبار کے سابق اڈیٹر کے پرائیویٹ قلم ۲۱۶ کو فروخت ہوئے۔

یونان نے بابعالی سے باضابطہ درخواست کی ہے کہ ایک ریلوے لائن تعمیر کرنے کی اجازت دیجائے۔

تہاولی میں چھ ماہ کے لئے تعزیری پولیس قائم کی گئی۔

مولانا شبلی کے بہائی مولوی محمد اسحاق صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ الہ آباد کے زنانخانہ میں اتفاقیہ بندوق چل جانے سے اون کی شیرخوار نواسی اور برادر زادہ کے ضرب آئی۔ لڑکے کا انتقال ہوگیا کیونکہ صدمہ سخت تہا۔

معاملہ پورٹ آرتہر کے متعلق جنرل سمرناف اور جنرل فاک میں جنگ ڈوئل ہوئی جسمیں جنرل سمرناف مہلک طور پر زخمی ہوا۔

جرمن پارلیمنٹ کے ایک سرکاری افسر نے اخبار نویسوں کو ایک موقع پر سور کی تمثیل دی تہی۔ اسپر تمام اخبار نویسوں نے ایکا کرلیا کہ پارلیمنٹ کی کارروائی شائع نہ کرینگے۔ مجبوراً اُس افسر نے اخبار نویسوں سے معافی مانگی۔ تب اخبار نویسوں نے پارلیمنٹ کی کارروائی پھر شائع کرنی شروع کردی بیرت ہنوزا نگی

گورنمنٹ مدراس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ انٹرنس پاس کو سرکاری ملازمت نہ ملا کرے۔ بلکہ ایک امتحان انٹرنس سے کچھ مشکل مقرر کیا ہے کم سے کم اُس کے سند یافتہ کو سرکاری ملازمت مل سکیگی۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ ایک روسی مسمی زلاکوف کو ہرات کے نزدیک افغان حکام نے گرفتار کرلیا۔ زلاکوف نے ملا کا بھیس بدل رکھا تہا اور ہرات کے قرب و جوار کے دیہات کو دیکھتا پھرتا تہا۔ گرفتاری کے وقت اُس کے پاس سے کئی نقشے نکلے۔ اون میں سامان رسد اور پانی کی مقدار جو وہاں مل سکتی تہی لکھی ہوئی تہی اور مرو ریلوے لائن کے سٹیشن اشک آباد اور ہرات کے درمیان مختلف راستے بہی نقشوں پر دکہلائے گئے تھے۔

سلطنت متحدہ امریکہ کی ریاستہائے لیوزیانا۔ مسس سپی اور الاباما میں تند ہوا اور سخت بارش کے طوفان نے غضب کردیا۔ مال و جائداد کا بیحد نقصان ہوا سینکڑوں آدمی مرگئے۔ کئی چھوٹے چھوٹے قصبے نیست و نابود ہوگئے۔

ہکسوادرو نام ساحلی حفاظت کا ایک جاپانی جہاز دوسرے جہاز سے ٹکرا کر ہاکوڈاٹی کے قریب غرق ہوگیا کپتان معہ ۴۳ ملازمان جہاز ڈوب گیا۔ ۲۴۲ مسافر جہاز میں تھے اون میں سے بہت ہی کم بچے باقی سب غرق ہوگئے۔

جیسپور میں طاعونی اموات کی تعداد فی ہفتہ ۴۰۰ تک پہونچ گئی ہے۔

(جاپان میں بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے ہیں — مفصل آئندہ ہفتہ)

خداوند کی ماں اور خداوند کا باپ یعنی اُمہات المومنین کا الزامی جواب قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸ر

ahmadimuslim.de

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد معمہ اخبار لاہور میں امانت ... معمہ کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ
وہ کم از کم تھوڑا پاکٹ کیس ادویات یعنی خریدے ...
اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح ... کے معنے نکلتے ہیں ... بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ ... تولنے کے معنے دیتا ہے ... اور اگر اسکا پہلا حرف اتار دیا جائے تو زہر قاتل ...

نوٹ: حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵ اپریل ۱۹۱۶ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء کو دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اصحاب نے صحیح جوابات بھیجے تو انعام حصہ رسدی تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی ... حل کی کثرت رائے ... حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت ... اس شخص کو دیا جاوے گا جو ... پاکٹ کیس کی ادویات کو بجز مفید اور ... نقصان ثابت کر دے۔ اگر خدانخواستہ ... ثابت کروں تو ... واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ ... اس اعلان سے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی موقعہ ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئیے گئے۔
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار ... سنگھ صاحب ... ضلع ... گھڑی قیمتی ... ایک سو روپیہ بنام ... ایجنٹ ...

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو ... صاحب ...

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

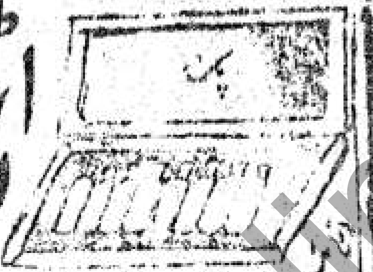

[illegible]

امراض ...

قیمت ... محصول ...

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)